CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عالمگیری

بادشاہی مسجد لاہور

تبرکاتِ مقدسہ

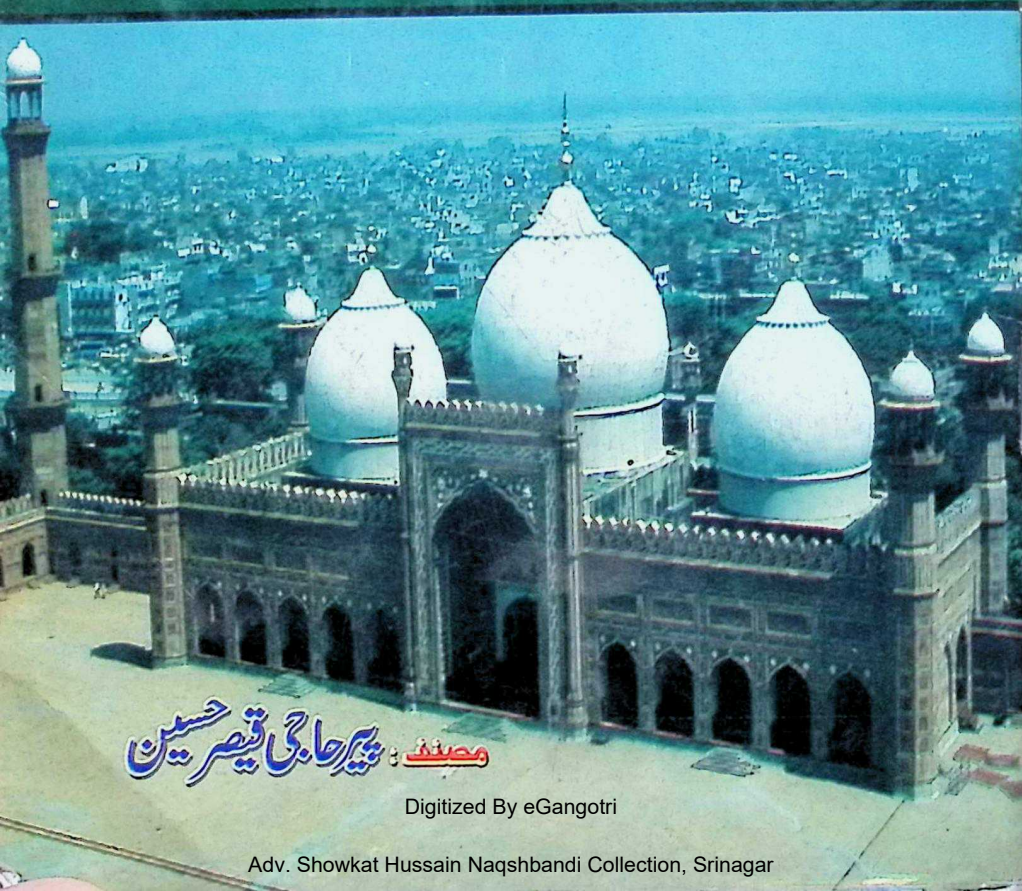

مصنف: پیر حاجی قیصر حسین

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تبرکات مقدسہ بادشاہی مسجد لاہور

Collection Of Adovcate Showkat

نقش نعلین مبارک منسوب بہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

Sketch of Slipper on Paper Attributed to Prophet Muhammad (May Peace be Upon Him)

عمامہ شریف برنگ سبز مع کلاہ اور علم مبارک
منسوب بہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

A Green Turban Shaped Round a Kullah and Banner Attributed to Prophet Muhammad (May Peace be Upon Him)

نقش پائے مبارک
منسوب بہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

Foot Print Attributed to Prophet Muhammad (May Peace be Upon Him)

عصائے مبارک منسوب بہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

Stick Attributed to Prophet Muhammad (May Peace be Upon Him)

جُبہ مبارک برنگ سبز منسوب بہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

Cotton Padded Green Cloak Attributed to Prophet Muhammad (May Peace be Upon Him)

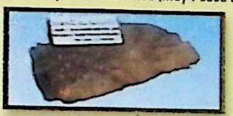

دلق (گدڑی) مبارک منسوب بہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

A Wadded Counter Pane with White & Red Stripes Attributed to Prophet Muhammad (May Peace be Upon Him)

موئے مبارک منسوب بہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

Hair Attributed to Prophet Muhammad (May Peace be Upon Him)

نعلین مبارک منسوب بہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

Slippers Attributed to Prophet Muhammad (May Peace be Upon Him)

تبان مبارک منسوب بہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

Knee Cap Attributed to Prophet Muhammad (May Peace be Upon Him)

غلاف روضۂ پاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

Piece of Cloth Cover of the Shrine of Prophet Muhammad (May Peace be Upon Him)

جائے نماز منسوب بہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

Prayer Carpet Attributed to Hazrat Fatima (R.A)

عمامہ شریف مع کلاہ اور تعویز در صدر مبارک
منسوب بہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

A Figural Talisman and Turban Shaped Round a Kullah Attributed to Hazrat Ali (R.A)

رومال چکن دار
منسوب بہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

A Handkerchief Attributed to Hazrat Fatima (R.A)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بادشاہی مسجد

لاہور

(بانی) اورنگ زیب عالم گیر

دور حکومت (1658ء سے لیکر 1707)

مصنف:

حاجی قیصر حسین

کتاب ملنے کا پتہ: مکان نمبر A/2202 فورٹ روڈ شاہی محلہ لاہور

042-7670894 Mob:0301-8431974,0300-4496357

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب.....بادشاہی مسجد لاہور

مصنف.....حاجی قیصر حسین

قیمت.....100 روپے

کتاب ملنے کا پتہ: مکان نمبر A/2202 فورٹ روڈ شاہی محلہ لاہور

042-7670894 Mob:0301-8431974,0300-4496357

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

بسم اللہ الرحمن الرحیم

DEDICATE TO

- Haji Abdul Aziz Farooq Former Director Archaeology
- Shahbaz Sahib Director Punjab Govt. Department of Archaeology
- Saleem-ul-Haq Sahib Director Federal Govt. Department of Archaeology (Lahore Fort)
- Afzal Khan Sahib Deputy Director Punjab Govt. Department of Archaeology (Lahore Fort)
- Malik Maqsood Sahib Deputy Director Federal Govt. Department of Archaeology (Lahore Fort)
- Moulana Dr. Syed Abadul Qadir Azad Sahib
- Moulana Syed Abdul Habir Azad Khateeb Badshahi Masjid
- Shams-ul-haq Sahib Deputy aukaf
- Tahir Rasool Sahib (Bazorg Tabligi Jamat)
- Mufti Rashid Rasool Sahib (Gold Medalist P.U.)
- Mufti Dr. Abdul Basit Sahib (P.H.D. P.U.)
- My Parents, My Brothers, Talib Hussain and Nadeem Abbas, My Sisters, My Sister in law My Friends, Rashid Sheikh Saudi Arabia.

Moulana Qari Tahir	Moulana Momin Shah
Moulana Qari Azeem	Moulana Qari Ahmad din
Junaid Sahib C.A	Moeen Sahib
Saleem Sahib	Mubashar Sahib
Barket Sahib	Shahbaz Sahib
Asif U.K	Haji Arif
Asim Sahib	Akhtar Sahib

All Guides

Anjum Butt Sahib Tourist Guide	Malik Snober Tourist Guide
Sohail Sahib Tourist Guide	Imran Sahib Tourist Guide
Shahid Sahib Tourist Guide	Liaqat Shah Tourist Guide
Peter Sahib Tourist Guide	Sami-u-Allah Tourist Guide
Khalid Sahib Tourist Guide	Maqbool Sahib Tourist Guide
Altaf Sahib Tourist Guide	Rasheed Sahib (LLB)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

انتساب

اپنی والدہ کے نام

جن کی بدولت مجھے دنیا کی

تمام خوشیاں اور کامیابیاں ملی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

پیش لفظ

ہمارا وطن پاکستان بہت ہی خوش قسمت ملک ہے۔ جس کا ماضی ہزاروں سال پرانا ہے۔ اس ملک کا سب سے اہم شہر تاریخی لحاظ سے لاہور ہے جو کہ پاکستان کا دل ہے۔ اس میں بہت ساری تاریخی عمارتیں ہیں جن میں خاص کر بادشاہی مسجد بھی شامل ہے۔ یہ مغلوں کی آخری عمارت ہے۔ یہ دنیا میں ایک عظیم الشان مسجد ہے۔ بادشاہی مسجد کے موضوع پر پہلے بھی بہت ساری کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ہماری مادری زبان اُردو میں چند کتابیں ہیں۔ جو کہ مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہیں۔ میری کتاب شاہی قلعہ لاہور کی مقبولیت کے بعد بہت سارے دوستوں نے مجھے مشورہ دیا کہ بادشاہی مسجد کے موضوع پر بھی ایک کتاب لکھنی چاہیے۔ میں نے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت ہی آسان الفاظ کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی ہے لیکن اگر کہیں بھی کوئی غلطی ہو تو مہربانی کرکے اس طالب علم کی اصلاح کی کوشش کریں۔ یہ کتاب سیاہ کے علاوہ تاریخ اور علم و ادب کے طالب علموں کیلئے بڑی مفید ثابت ہوگی اس کتاب کی تالیف میں مجھے اپنے سب سے پیارے دوست سابقہ ڈائریکٹر حاجی عبدالعزیز فاروق حلقہ شمالی علاقہ جات شاہی قلعہ لاہور اور راشد شیخ جنرل مینجر ٹورزم اپنے استاد صاحب امجد اعوان اور قاری احمد دین قاری مومن شاہ صاحب اور قاری خلیق شاہ صاحب جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں میری بہت مدد کی اور قابل دید مشوروں سے نوازا۔

ٹور آپریٹر سونی ٹورزم

حاجی قیصر حسین

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

فہرست تبرکات مقدسہ

تبرکات منسوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) امامہ شریف برنگ سبز معہ کلاہ

(۲) جُبہ مبارک برنگ سبز

(۳) دلق (گدڑی مبارک)

(۴) تبان (گھٹنا مبارک)

(۵) نقش پائے مبارک

(۶) نعلین پائے مبارک

(۷) عصاہ مبارک

(۸) موئے مبارک

(۹) نقش نعلین مبارک

(۱۰) غلاف روضہ مبارک

(۱۱) نقل علم مبارک

تبرکات منسوب حضرت علی

(۱۲) امامہ شریف معہ کلاہ

(۱۳) صد در صد (ہر طرف سے مجموعہ ایک سو)

تبرکات منسوب حضرت فاطمۃ الزہرہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

(۱۴) رومال چکن

(۱۵) جائے نماز

تبرکات منسوب حضرت امام حسنؓ

(۱۶) دستار مبارک برنگ صندل

تبرکات منسوب حضرت امام حسینؓ

(۱۷) دستار مبارک برنگ صندل

(۱۸) کلاہ مبارک

(۱۹) علم مبارک

(۲۰) غلاف روضہ مبارک حضرت امام حسینؓ

دیگر تبرکات

(۲۱) دو عدد دندان مبارک منسوب حضرت خواجہ اویس قرنیؓ

(۲۲) غلاف مبارک برنگ سیاہ کعبہ شریف

(۲۳) خاک کربلائے معلیٰ

(۲۴) رکن یمنی کے ٹکڑے

جناب شاہد حیات سابقہ فوٹو گرافر شعبہ درست حالی اوقاف نے دسمبر ۱۹۸۲ء کو دوران طواف دیکھا کہ خانہ کعبہ کے رکن یمنی کے کونہ کی مرمت ہو رہی ہے جس کے باعث یہ دو ٹکڑے نیچے گرے جو موصوف نے اٹھائے ۱۸ فروری ۱۹۸۳ء کو جناب مشیر درست حالی اوقاف کو پیش کئے جو شاہی تبرکات میں دیگر تبرکات کے ساتھ رکھ دیئے گئے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

تاریخ تبرکات مقدسہ:

اس ڈیوڑھی کی بالائی منزل میں رکھے ہوئے تبرکات کا احوال لارڈ لارنس مرحوم نے بعد از تحقیقات ۱۸۵۲ء میں تحریر کیا تھا جو بعد میں سید محمد لطیف نے اپنی کتاب لاہور میں درج کیا تھا۔ ان تبرکات میں کچھ ۸۰۳ھ ۱۴۰۰ء کو جب امیر تیمور نے دمشق فتح کیا تو وطن کے عمائد قاضی اور سادات نے آپ کی خدمت میں پیش کئے۔

یکم ربیع الاول ۸۰۵ھ ۱۴۰۲ء کو جب امیر تیمور نے ترکی کے سلطان بایزید یلدرم پسر مراد اول کو شکست دی تو اس نے بھی چند تبرکات امیر کی خدمت میں پیش کئے۔ امیر تیمور کی وفات کے بعد یہ تبرکات اس کے جانشینوں کی تحویل میں رہے اس کے بعد بابر بادشاہ انھیں ہندوستان لے آیا۔

محمد شاہ کی وفات کے بعد جب مغل سلطنت زوال پذیر ہوگئی تو احمد شاہ ابدالی نے اپنے لڑکے کی شادی مغلانی بیگم دختر محمد شاہ سے کر دی جو اس کی بیوی ملکہ زمانی کے بطن سے تھی۔ مغلانی بیگم کی والدہ ملکہ زمانی دہلی میں حالات ناسازگار ہونے کی وجہ سے اپنے تمام اثاثہ کے ہمراہ جس میں یہ تبرکات بھی شامل تھے جموں تشریف لے گئیں۔ جموں اس زمانے میں اس کی بیٹی کی جاگیر تھی اور اسی کا ایک عزیز خواجہ ابراہیم خان کشمیر کا حاکم تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد ضروریات اور حالات سے مجبور ہو کر اور شاہ محمد بازا اور پیر محمد چٹھہ کی ترغیب پر ملکہ زمانی نے یہ تبرکات بعوض اسی (۸۰) ہزار روپے ان کے حوالے کر دیئے جو انہوں نے اپنی رقم کے تناسب سے آپس میں تقسیم کر لئے اور اپنے اپنے علاقہ کی طرف چلے گئے۔ چنانچہ پیر محمد یہ تبرکات رسول نگر لے کر آیا۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

۱۷۴۷ء میں رنجیت سنگھ کے والد مہا سنگھ نے رسول نگر کو فتح کیا۔
تو دیگر سامان کے ساتھ یہ تبرکات بھی اس کے قبضہ میں چلے گئے ۱۸۹۴ء میں جب شاہ زمانی کے حملہ کی افواہ گرم ہوئی تو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اپنا قیمتی سامان اور یہ تبرکات قلعہ مکریاں جو اس کی خوش دامن سدا کور کے قبضہ میں تھا بھیج دیے۔ اس قلعہ میں اچانک آگ لگ گئی جس کی وجہ سے تمام اسباب جل گیا، مگر وہ کمرہ جس میں یہ تبرکات تھے محفوظ رہا حالانکہ اس کی نچلی منزل میں آتش گیر مادہ موجود تھا۔ اس واقع سے تمام سکھ اور مسلمان دنگ رہ گئے۔ اور تبرکات کا احترام اور بھی زیادہ ہو گیا۔ سدا کور کے بعد شیر سنگھ جو اس کا نواسہ تھا ان تبرکات کا وارث ہوا وہ انھیں چونڈہ کے قلعہ میں لے گیا۔
۱۸۴۳ء میں جب شیر سنگھ مارا گیا تو اس کی جائیداد سکھ حکومت کے قبضہ میں آ گئی۔ جس کا سربراہ اس وقت ہیرا سنگھ تھا اس نے ان تبرکات کو اپنی حویلی واقع لاہور منتقل کر دیا جب ۱۸۴۵ میں ہیرا سنگھ قتل کیا گیا تو یہ تبرکات مہارانی جند کور المعروف مہارانی (جنداں) کے حکم سے قلعہ لاہور کی خواب گاہ جہانگیری میں رکھ دیئے گئے یہاں ان کی نگہداشت جواہر سنگھ کا ایک سائیں مسمی کلی اور حافظ بر رالدین کرتے تھے۔ شاہ محمد بازا کے حصہ کے تبرکات بھی فقیر سید نور الرین مرحوم نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیے اور اسی طرح یہ تبرکات پھر ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔
۱۸۴۶ء میں جب انگریزوں نے قلعہ لاہور پر قبضہ کیا تو یہ تبرکات قلعہ کے ساتھ ہی انگریزی حکومت کی تحویل میں آ گئے۔ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ ۱۸۴۲ء کو حکومت پنجاب کے حکم سے تبرکات انجمن اسلامیہ لاہور کے حوالے کر دیے گئے۔ جو بعد میں بادشاہی مسجد لاہور میں منتقل کر دیے گئے۔ اور اب تک یہیں محفوظ ہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

طلائی قرآن پاک:

میاں عطا محمد زردوزی کا پیشہ فرماتے تھے۔اور مزارات پر چڑھائے جانے والی چادریں تیار کرنے میں خاص مہارت رکھتے تھے اکبری منڈی لاہور میں رہائش پزیر تھے انکے مکان کے نیچے آتش بازی تیار کرنے کی دکان تھی اچانک اس دکان میں آگ لگ گئی جس سے دکان اور مکان جل کر خاکستر ہو گئے عطاء محمد کے کنبہ کے تمام افراد اسی حادثہ میں جان بحق ہو گئے۔لیکن عطاء محمد اس وقت گھر سے باہر تھے اس لئے ان کی جان بچ گئی۔اس حادثہ سے ان کا کاروبار بھی ختم ہو گیا۔لیکن کچھ عرصہ بعد روحانی سکون حاصل کرنے کیلئے ان کے تیار کرنے کا خیال پیدا ہوا۔جس کا ذکر انہوں نے اپنے چند دوستوں سے کیا لیکن سرمایہ کی کمی کے باعث اس کی تکمیل نہ ممکن ہو گئی تاہم کس طرح سے یہ خبر پاکستان کے اس وقت کے نیک دل وزیر ظہیر الدین لال میاں (مرحوم) تک پہنچی تو انہوں نے اس کی تیاری کی ذمہ داری قبول کر لی۔

موصوف کی کوشش سے ملکی بنکوں اور مخیّر حضرات سے عطیات اکٹھے کئے گئے اور اس نیک کام کا آغاز ۸ جنوری ۱۹۶۶ء میں ہوا اور ۱۹۷۶ء میں یعنی دس سال میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱) صرفہ ۲۳۹،۸۳۱ روپے۔

(۲) کام کی نگرانی تاج کمپنی کے محترم مینجر جناب خلیل الرحمان صاحب مرحوم یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء کو فوت ہوئے انہوں نے کی۔

(۳) سنہرے تار جن میں ۵ فیصد سونا اور ۹۵ فیصد چاندی ہے یونائیٹڈ انڈسٹریز

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

حیدرآباد نے تیار کئے۔

(۴) سنہرے تاروں کا وزن (۴۳) کیلوگرام اور اس وقت قیمت ۷۵ ہزار روپے

(۵) سبز شنیل بارہ سو اٹھائس گز (۱۱۲۳) میٹر

(۶) کل صفحات ۱۲۲۸

(۷) کتاب حافظ محمد اعظم صاحب مزنگ لاہور نے 31 جولائی 1944ء کو شروع کر کے ۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء کو مکمل کی۔

(۸) نگران کتابت حافظ نزر احمد پرنسپل شبلی کالج لاہور

(۹) ذری کے کام کے نگران میاں عطاء محمد (مرحوم)

(۱۰) اسماء ذر دوزان حکیم انور غلام مصطفیٰ لال دین، ادریس احمد حبیب الرحمٰن، باقر حسین، محمد یعقوب، حبیب احمد وغیرہ۔

(۱۱) بادشاہی مسجد لاہور کے شمال مشرق دالان میں یہ قرآن پاک بغرض نمائش رکھا گیا

(۱۲) دالان جو بغرض نمائش درست کرنے پر ۴۹۰۰۰ روپے خرچ ہوئے تیاری شوکیس ۲۰۰ ۴۷ روپے (۱۳) ہال اور شوکیسوں کی تیاری کا کام جناب محمد ولی اللہ خاں ناظم منصوبہ جات (درست حالی) محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی ہوا (۱۴) طلائی قرآن پاک کی نمائش کا افتتاح ۹ نومبر ۱۹۷۷ء کو بری فوج کے سربراہ چیف مارشل لاء ایڈمسٹریٹر جناب محمد ضیاء الحق نے کیا۔

عطیہ از جناب عزت مآب ایڈمنسٹریٹر پاکستان (اکتوبر ۱۹۷۹ء)

بادشاہی مسجد میں داخل ہونے کے بعد دائیں طرف ۲۰ دروں کی بہت ہی خوبصورت منظر ہے۔ بادشاہی مسجد کے ۴ مینار ہیں ان میناروں کی لمبائی تقریباً ۵۴ میٹر ہے اور ۲۰۴

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

سیڑیاں ہیں ان میناروں کی بہت ساری خصوصیات ہیں اگر آپ ان میناروں پر چڑھ کر دیکھیں تو آپ کو مقبرہ جہانگیر صاف دکھائی دیتا ہے جو تقریباً یہاں سے ۶ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کے چار مینار ہیں بادشاہی مسجد کے مینار پر چڑھ کر دیکھیں تو تین مینار نظر آتے ہیں اور اگر جہانگیر کے مقبرہ سے مینار پر چڑھ کر دیکھیں تو بادشاہی مسجد کے ۴ میناروں کی بجائے تین نظر آئیں گے۔

انکی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ مینار بالکل سیدھے نہیں ہیں بلکہ مسجد سے باہر کی جانب جھکے ہوئے ہیں اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ خدانخواست کبھی زلزلہ وغیرہ آئے مسجد کے نمازیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

بادشاہی مسجد کے مین محراب میں آپ جب پہنچیں گے تو ان کی اگر آپ ایک دیوار سے بولیں تو دوسری دیوار میں آپ آواز سن سکتے ہیں۔ ان کے اندر بہت ہی خوبصورت ایکوسسٹم ہے جس کی وجہ سے آواز گونجتی ہے اس کا مقصد یہ تھا کہ امام صاحب کی آواز مقتدی سن سکیں کیونکہ اس زمانے میں مائیک وغیرہ نہیں ہوتے تھے۔ بادشاہی مسجد کے پہلے امام اورنگ زیب عالم گیر تھے۔ اورنگ زیب عالم گیر بڑا ہی نیک دل بادشاہ تھا یہ بہت بڑے عالم تھے۔ بادشاہی مسجد کا منبر سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جو کہ دیکھنے والوں کو بہت خوبصورت نظر آتا ہے۔

پینٹنگ: بادشاہی مسجد میں بہت ہی خوبصورت سٹکو پینٹنگز فریسکو پینٹنگز اور لوٹس فلاور پینٹنگز ہوئی ہیں جس کی کہیں اور مثال نہیں ملتی۔

بادشاہی مسجد کا آغاز ۱۶۷۱ سے ہوکر ۱۶۷۳ میں مکمل ہوا۔ بادشاہی مسجد کے درمیان میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

ماربل کا بہت خوبصورت حوض ہے۔ جس میں اس زمانے میں وضو کیا جاتا تھا اب وضو کا انتظام بادشاہی مسجد میں داخل ہوتے ہی دائیں اور بائیں جانب محرابوں میں کیا گیا ہے۔ بادشاہی مسجد کے پہلو میں شاعر مشرق علامہ اقبال کی آخری آرام گاہ قائم کی گئی ہے۔ یعنی کہ ان کا بہت ہی خوبصورت سنگ سرخ کے ساتھ مقبرہ بنایا گیا ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

اسلامی سلطنت کا آغاز لاہور۔ اول سلطنت محمود غزنوی کی فتح سے ۴۱۰ھ سے ہوا۔ اس نے اپنی اس فتح کی یاد میں فوراً یہاں ایک مسجد تعمیر کی جسے مورخین نے اس کی تعمیری خصوصیت کی وجہ سے ''خشتی مسجد'' لکھا ہے۔ یعنی وہ عام اینٹوں کی تعمیر ہوئی تھی۔ مگر آج لاہور میں اس مسجد کا جائے وقوع متعین کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کے بعد ہی یہاں تعمیر مساجد کا سلسلہ شروع ہوا۔ لاہور میں آج ایک قدیم مسجد شاہ عالمی اور لوہاری دروازہ کے درمیان چوک مستی کے قریب موجود ہے جسے نیویں مسجد کے نام سے پکارتے ہیں کیونکہ عام طور پر سطح زمین سے کافی نیچے قریب تیس فٹ ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ مسجد دراصل کسی قدیم تاریخی مقام پر تعمیر کی گئی تھی اور اس کی پانی کے نکاس کی قدیم غرقیاں آج بھی موجود ہیں۔ اسی طرح کی ایک اور قدیم مسجد یکی دروازہ کے اندر ہے مگر وہ زمین کی سطح کے نیچے نہیں ہے۔ بہر حال ان قدیم مساجد سے ان کی قدامت کی تصدیق ضرور ہوتی ہے۔ لاہور میں شاہ اسمٰعیل بخاریؒ (۴۵۰ھ) کی درگاہ ہال روڈ پر اور حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ (۴۸۵ھ) کی درگاہ بھی قابل ذکر ہیں۔ بلکہ ہجویری درگاہ سے تو آئندہ کے لیے لاہور شہر کا قبلہ رخ ہمیشہ کے لئے طے پا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی زنجانیوں کی درگاہیں بھی قابل ذکر ہیں خاص کر جبکہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سجری چشتیؒ دہلی جاتے ہوئے یہاں لاہور میں حضرت حسین زنجانی کے ہاں ٹھہرے تھے۔ اسی زمانہ میں یہاں قدیم عیدگاہ بھی تھی جس میں بدر بجستانی مرید حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ نے نماز عید ادا کی تھی۔

مگر تاریخ میں یہ بھی ملتا ہے کہ اکبر بادشاہ نے شہر لاہور کو از سر نو تعمیر کیا اور قلعہ خام کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پختہ قلعہ کر دیا۔ ساتھ ہی شہر کی چار دیواری مع مختلف دروازوں کے قائم کر دی جبکہ قلعہ اور دریا شہر کے شمال مشرق میں تھے۔ اس عہد کی مسجد آج بھاٹی دروازہ کی اونچی مسجد موجود ہے۔ جس میں آج بھی اکبر کے عہد کا کتبہ موجود ہے۔ جہانگیر ۱۰۱۴ھ میں تخت نشین ہوا تو اس کے عہد کے قاضی القضاۃ صدر الصدر نے یہاں ایک مسجد ۱۰۱۵ھ میں تعمیر کی جس کا کتبہ آج بھی لوہاری منڈی میں مسجد خراسیاں میں موجود ہے۔ اگرچہ جہانگیر نے خود ایک مسجد ۱۰۲۳ھ میں اپنی والدہ مریم زمانی کے نام پر مستی دروازہ کے اندر اور قلعہ کے مشرقی دروازے کے باہر تعمیر کی جسے آج ہم مسجد بیگم شاہی کے نام سے پکارتے ہیں مگر شہر کے وسط میں ۱۰۴۴ھ میں نواب وزیر خان نے ایک مسجد بہت بڑی تعمیر کی جو آج بھی اسی کے نام پر مسجد وزیر خان مشہور ہے۔ سیاحان عالم اس مسجد کی تعمیری خوبیاں دیکھنے آتے ہیں یہ ایک قدیم درسگاہ اسحاق گازرونیؒ (۷۸۶) پر تعمیر ہوئی تھی جن کا روضہ آج بھی اس مسجد کے صحن میں نیچے موجود ہے۔ شاہجہان کے عہد میں ایک اور مسجد ۱۰۴۶ھ میں خواجہ مستعد نے تعمیر کی جس کا کتبہ کناری بازار کی مسجد میں محفوظ ہے۔ خواجہ مقبول نے ۱۰۶۰ھ میں ایک شاندار مسجد تعمیر کی جسے غلطی سے لوگ دائی انگاہ کی مسجد پکارتے ہیں۔ یہ خوجہ سرائے داراشکوہ سے تعلق رکھتا تھا۔

موچی دروازہ میں داخل ہونے پر آج بھی مسجد محمد صالح کنبو (۱۰۶۹ھ) موجود ہے۔ کوچہ چابک سواراں میں مسجد سرفراز خاں ہے جو ۱۰۸۷ء میں تعمیر ہوئی جسے عام طور پر بوجہ کاشی کاری کے مسجد چینیاں والی کہتے ہیں۔

لاہور ہمیشہ ثقافت اسلامی کا بہت بڑا مرکز رہا ہے۔ نہ معلوم یہاں کس قدر مسجدا ابتدا سے لے کر آج تک تعمیر ہوئی ہیں جن کا کوئی علم ہے اور نہ ان کا شمار ہی ممکن ہے۔ مگر یہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

حقیقت ہے کہ یہاں متذکرہ بالا مساجد کی موجودگی میں ایک بہت بڑی مسجد کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی گئی جو لاہور کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے کافی ہو اور ضرورت پر عیدگاہ کا کام بھی دے۔ چنانچہ اس ضرورت کو اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے پورا کیا جو ۲۴ رمضان المبارک ۱۰۶۹ ہجری کو تخت نشین ہوا وہ پہلی مرتبہ ۴ جمادی الاولیٰ ۱۰۷۳ھ (۸ دسمبر ۱۶۶۲ کو لاہور آیا۔ اور باغ دلکشا میں فروکش ہوا اور ۳ شوال ۱۰۷۳ھ کو یہاں سے کشمیر روانہ ہو گیا آخر ۱۰۸۴ھ ۱۶۷۱ء سے بادشاہی مسجد شروع ہوئی اور ۱۶۷۳ء میں مکمل ہوئی اتنی عظیم الشان مسجد صرف تین (۳) سال میں تقریباً مکمل ہوئی۔

مسجد کی جائے وقوع

لاہور کے گرد و نواح کے مطابق اس مجوزہ اور ضروری مسجد عالمگیر کی جائے وقوع بھی ایک خاص مسئلہ تھا، جہاں اہل لاہور با آسانی شامل ہو سکیں، چنانچہ اس کے لئے موجودہ مقام کئی وجوہات کو مدنظر رکھ کر انتخاب کیا گیا جو نہایت موزوں تھا یعنی قلعہ لاہور کے مغربی دروازہ کے قریب مسجد کے مشرق کی طرف اور روشنائی دروازہ کے ہمراہ شمال کی جانب دریائے راوی بطور حفاظت شہر موجود تھے۔ بدقسمتی سے آج روشنائی دروازہ ہم پر ۱۹۳۵ء سے بند ہے جو سکھوں کے گوردوارہ اور سمادھ رنجیت سنگھ کی وجہ سے ہوا ورنہ بادشاہ اور دیگر امراء اسی دروازہ سے داخل ہوتے اور کشتی کے ذریعہ آتے دریائے راوی جو قلعہ کے ساتھ ساتھ بہتا تھا آج نہیں ہے ویسے آج مسجد تک رسائی کے لئے عام طور پر حضوری باغ کا جنوبی دروازہ جو ایک طرح روشنائی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

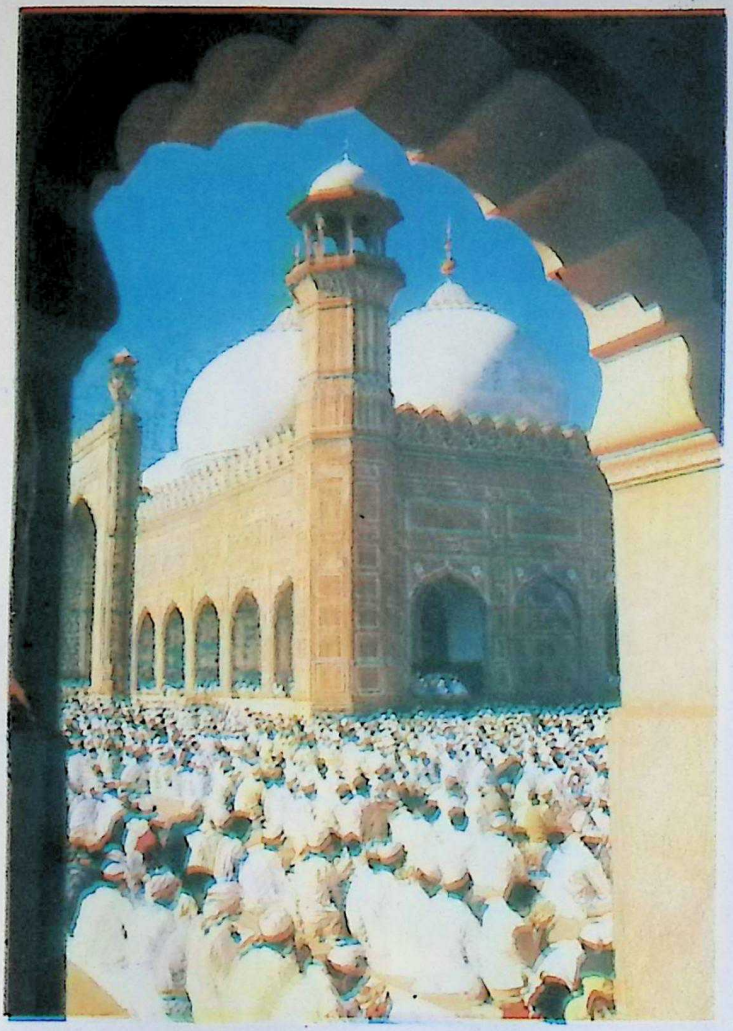

بادشاہی مسجد کے اندر عید الفطر کے موقع پر نماز پڑھتے ہوئے ایک خوبصورت منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

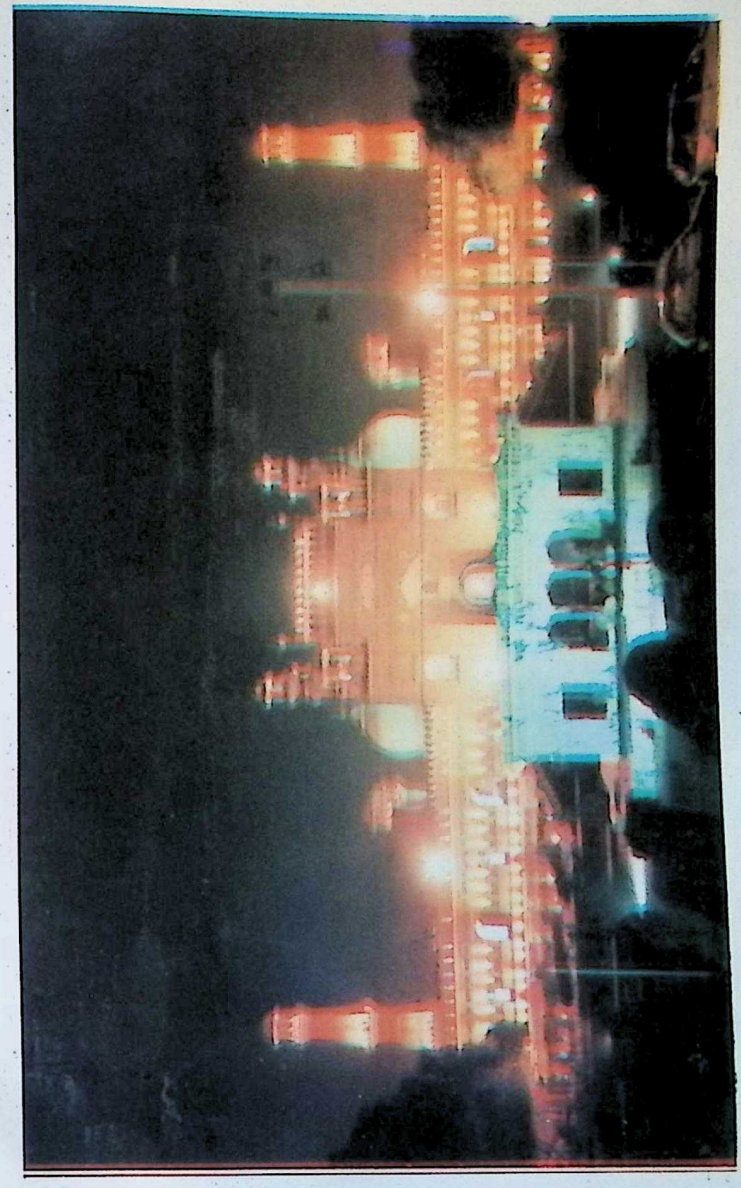

بارہ دری اور بادشاہی مسجد رات ایک دلکش منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

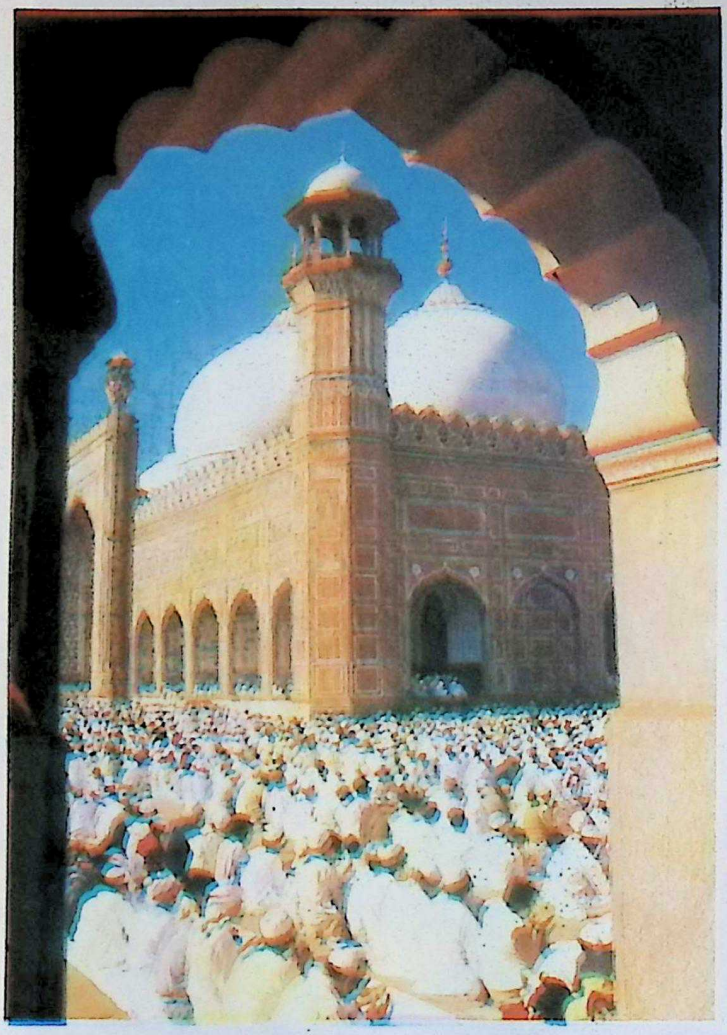

بادشاہی مسجد کے اندر عید الفطر کے موقع پر نماز پڑھتے ہوئے ایک خوبصورت منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بارہ دری اور بادشاہی مسجد رات ایک دلکش منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

علامہ اقبال کے مزار اور بادشاہی مسجد کے صدر دروازے کا ایک خوبصورت منظر

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

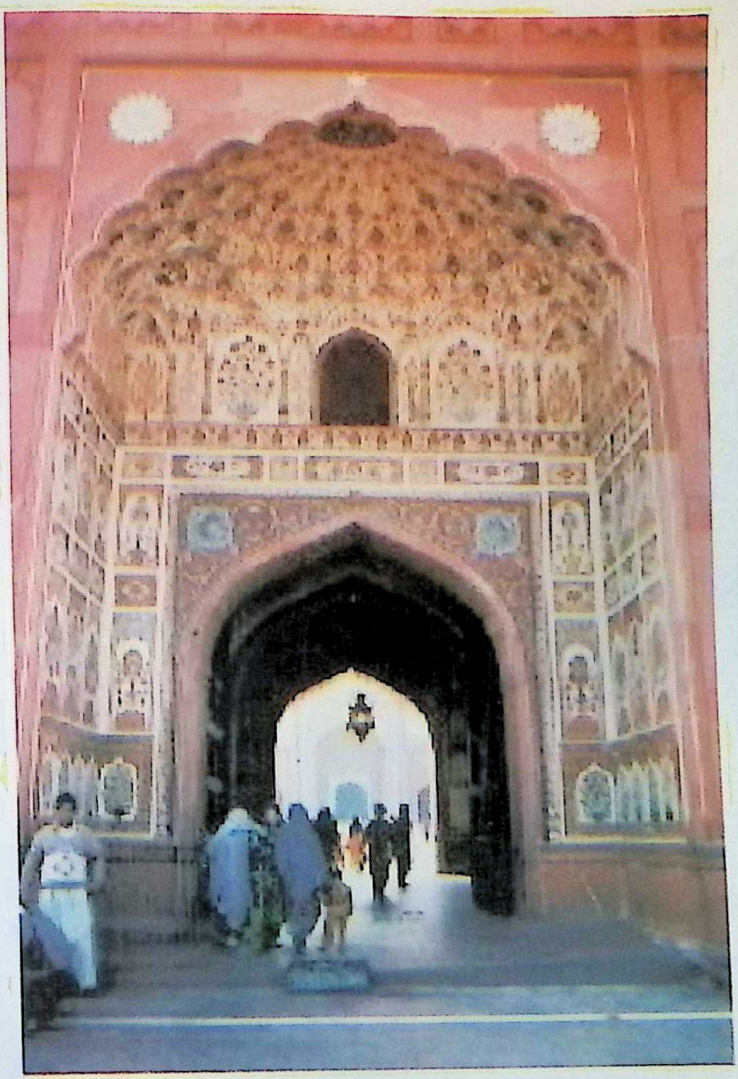

بادشاہی مسجد کے صدر دروازے کی فریسکو پینٹنگ کا خوبصورت منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ کے مزار اور مسجد کا خوبصورت منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

شہر کی مسجد رنگ محل لاہور کا ایک خوبصورت منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

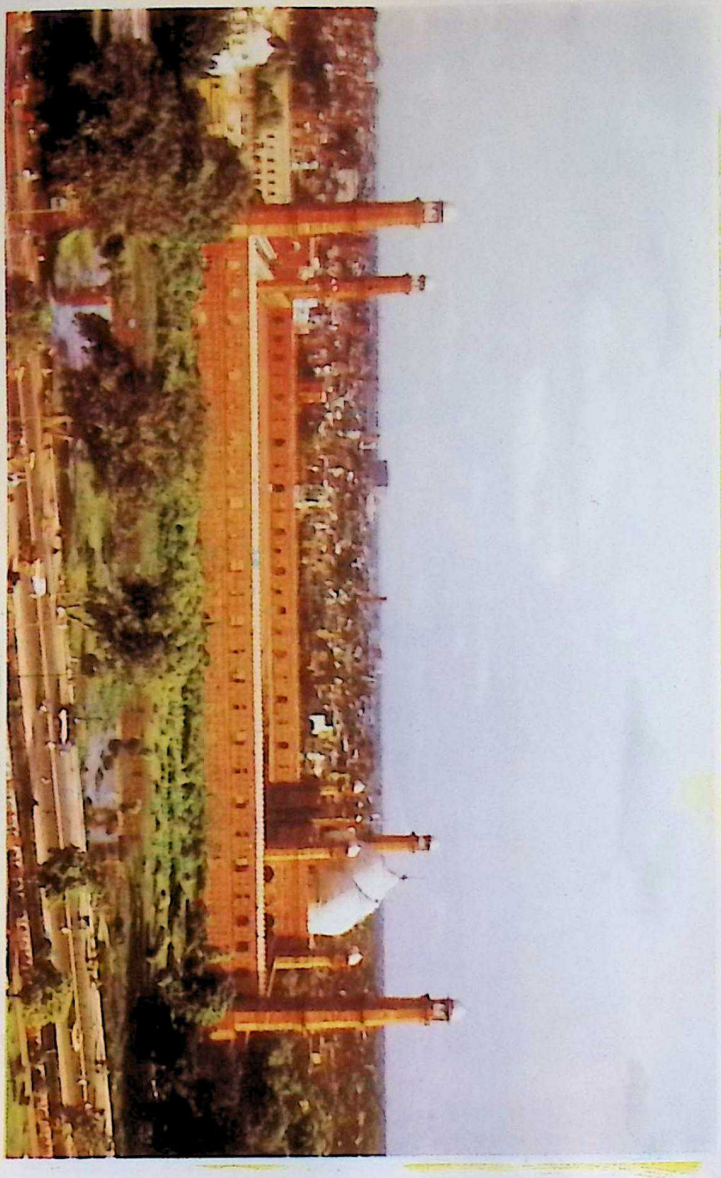

بادشاہی مسجد کے چاروں مینار اور بارہ (12) دروازوں کا خوبصورت منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

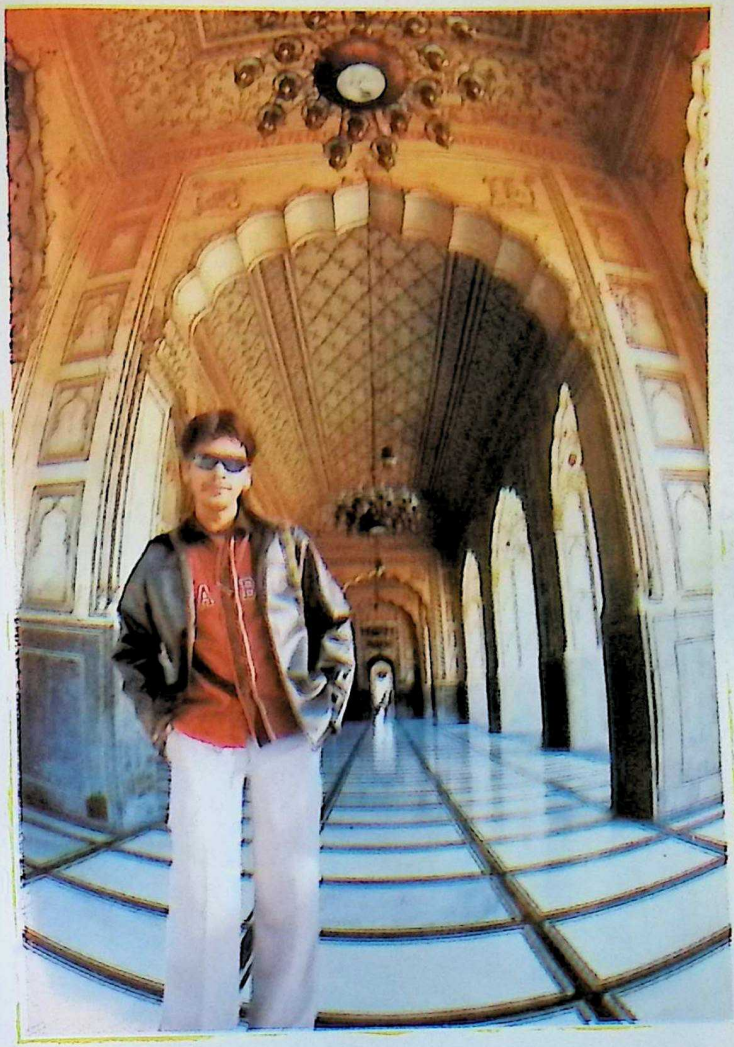

بادشاہی مسجد کے اندرونی محراب اور کیلی گرافی کا خوبصورت منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

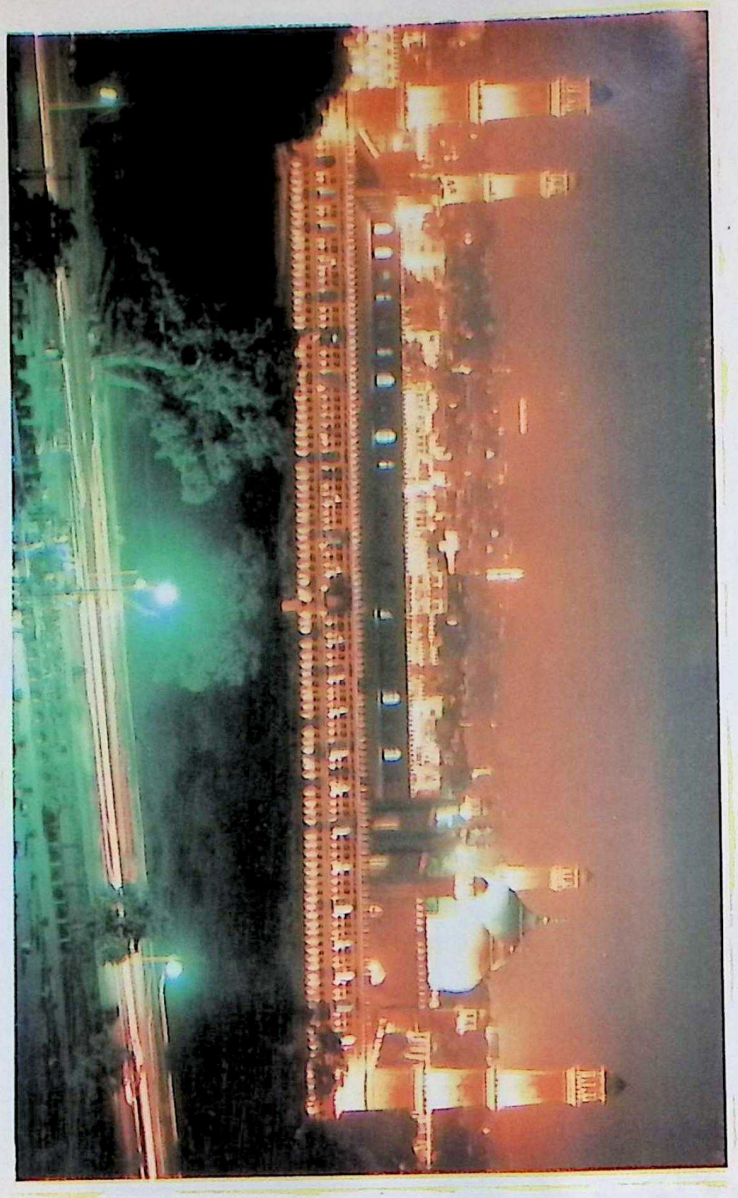

بادشاہی مسجد لاہور رات کا ایک دلکش منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

شاہ برج نولکھا اور سادھ مہاراجہ رنجیت سنگھ اور بادشاہی مسجد کا خوبصورت نظارہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بادشاہی مسجد کے خوش اور تین ڈبل گنبدوں کا ایک خوبصورت منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

وزیر خان مسجد دور شاہجہانی اندرون دہلی دروازہ کا ایک دلکش منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بادشاہی مسجد کے خوش اور تین ڈبل گنبدوں کا ایک خوبصورت منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

وزیر خان مسجد دور شاہجہانی اندرون دہلی دروازہ کا ایک دلکش منظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

دروازہ کی نقل ہے اور شہر کے لوگوں کے لئے صحیح راستہ ہے۔ بہر حال یہ تمام ماحول نہایت موزوں اور خوبصورت ہے اس ماحول کو مغل تاریخ میں جلوخانہ لکھا ہے۔

میں نے مختصر طور پر ان تاریخی مساجد کا ذکر کر دیا ہے جو اس مسجد سے قبل تعمیر ہوئی ہیں مگر یہ بادشاہی مسجد اورنگ زیب اپنی تمام خوبیوں کی وجہ سے آج تاریخی لحاظ سے دنیا بھر میں سب سے بڑی مسجدوں میں شمار ہوتی ہے جو آج زیر استعمال ہیں۔ یہ مسجد ۱۰۸۴ھ ۱۶۷۳ء ۱۶۷۴ء میں یہاں تعمیر ہوئی۔ ہم یہاں سے مسجد کے مشرقی صدر دروازہ میں اکیس سیڑھیاں چڑھ کر داخل ہوتے ہیں اور اس کے بالمقابل قلعہ کا مغربی دروازہ قدیم ہے۔ ویسے یہ مسجد اس ماحول میں آگرہ اور دہلی کی شاہی عمارات کی روایات پر دریا راوی کے کنارے اور شاہی قلعہ کے قریب ہے۔ تاریخ سے کسی اور عمارت کا پتہ نہیں چلتا کہ اس مقام مسجد پر کبھی کوئی اور عمارت بھی تھی یا کوئی تعمیر کی گئی تھی۔ البتہ جنوب کی طرف باہر عمارات ضرور تھیں جن کا وجود آج نہیں ہے اور نہ ان کی کوئی تفصیل ہی میسر ہے۔ بادشاہی مسجد مغلوں کی آخری تاریخی عمارت تھی۔

فدائی خاں کوکہ مہتمم تعمیر مسجد:

مسجد کے مشرقی صدر دروازہ کے ماتھے پر سفید سنگ مرمر کی خوبصورت سل پر مندرجہ ذیل کتبہ سیاہ پتھر میں حروف کاٹ کر کندہ کیے ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

مسجد ابوالمظفر محی الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ہزار و ہشتاد و چہار ہجری اتمام یافت

باہتمام کمترین خانہ زادانہ فدائی کان کوکہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

باہتمام کمترین خانہ زادانہ فدائی کان کوکہ

اس سے واضح ہے کہ یہ مسجد زیر اہتمام فدائی خان کوکہ ۱۰۸۴ھ یعنی ۱۶۷۳ء ۱۶۷۱ء میں تعمیر ہوئی۔ یہ شخص اس وقت لاہور میں گورنر کے عہدہ پر فائز تھا اور اورنگ زیب کا رضاعی بھائی تھا جس وجہ سے اسے کوکہ لکھا ہے۔ اس کا وجود مغل تاریخ میں جہانگیر کے زمانہ سے ملتا ہے۔ اس کا اصل نام مظفر حسین تھا۔ اورنگ زیب نے اس کے بہادرانہ کارناموں کی وجہ سے اس کی کافی عزت کی تھی۔ لاہور میں اس نے ایک حویلی بھی بنائی تھی۔ خاص کر لاہور کا حصہ مابین دہلی دروازہ اور اکبری دروازہ اس کے نام پر مشہور تھا اور حویلی بھی وہیں تھی جب اورنگ زیب کو یوسف زئی پٹھانوں کے ساتھ لڑنا پڑا تو فدائی خاں کو ۱۰۸۶ھ میں کابل کی مہم پر متعین کیا گیا جہاں اس نے کارہائے نمایاں دکھائے جب وہ کامیاب ہو کر حسن ابدال میں اورنگ زیب کے حضور میں آیا تو اسے ''اعظم خاں کوکہ'' کے خطاب سے سرفراز کیا گیا۔

تعمیر مسجد کے لیے شاہی فرمان:

یہاں میں نے بیان کیا ہے کہ اس مسجد کا کہیں کسی تاریخ سے کوئی حوالہ تک نہیں ملتا مگر صوبہ دار دارالسلطنت لاہور توجہات شاہنشاہی کا مور بنا اور فرمان شاہی دربار سے جاری ہو کہ ایک مسجد نزاہت اور لطافت میں ضرب المثل دارالسلطنت لاہور میں تعمیر کی جائے اور صوبہ کے لئے تیس لاکھ روپیہ مسجد کی تعمیر کی خاطر وقف کر دیے گئے۔ اور یہاں کے حکام کو حکم دے گیا کہ اس کے مطابق فوراً عمل کر کے مسجد مذکورہ جلد تعمیر کریں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

زوجہ دلرس بانو بیگم رابعہ دورانی کا انتقال اورنگ آباد (دکن) میں ہوا جس کا روضہ وہاں ایک طرح تاج محل آگرہ کے نقشہ پر ۱۰۷۲ھ میں تعمیر ہوا جس کا معمار عطاء اللہ تھا جسے ہم نادر العصر استاد احمد معمار لاہوری عہد شاہجہانی کا لڑکا تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کا ایک لڑکا عطاء اللہ رشدی ماہر ریاضی تھا جس نے اکثر عمارات عہد شاہجہانی میں بنائی تھیں اور احمد معمار لاہوری کے تین لڑکے تھے عطاء اللہ رشدی، لطف اللہ مہندس اور نور اللہ افسوس عہد اورنگ زیب کی تاریخوں میں کسی معمار کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ البتہ ایک معمار کلیان بن ہیرا کا ذکر مآثر عالمگیری میں ملتا ہے۔ غرضیکہ مسجد بادشاہی لاہور کے ضمن میں کسی معمار کا نام نہیں ملتا۔

مسجد کا افتتاح:

جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ ہمیں کسی تاریخ عہد میں اس مسجد کا ذکر نہیں ملتا اور یہی صورت اس کی تعمیر کے بعد اس کے افتتاح کی ہے مگر بادشاہ نے اس مسجد کی تعمیر کے فوراً بعد لاہور کا گشت کیا اور خاص کر اس سے پیشتر اس نے حافظ رحمت خاں کو پہلے ارسال کر دیا کہ وہ لاہور پہنچ کر جشن میلاد النبی کا خاطر خواہ انتظام ماہ ربیع الاول ۱۰۸۶ھ میں کرے۔ ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ دراصل یہ مسجد کا افتتاحی جشن تھا چنانچہ بادشاہ نے یہاں سے حسن ابدال کا رخ کیا۔ اور بادشاہ اپنے ہمراہ یہاں سے فدائی خاں کو بھی حسن ابدال برائے فوجی انتظام لے گیا تھا۔ اور واپسی پر بادشاہ پھر لاہور میں باغ فیض بخش شالامار میں ٹھہرا اور اس اثنا میں عید الاضحیٰ کا موقع تھا۔ بادشاہ نے اس مسجد میں عید کی نماز ادا کی۔ اس سے پیشتر یہ انتظام کیا گیا تھا کہ مولانا عبداللہ بن مولانا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عبدالحکیم سیالکوٹی نماز عید الاضحیٰ پڑھائی۔ انہیں خاص طور پر یہاں لاہور میں اس فریضہ کے لئے بلایا گیا تھا ادائے نماز کے بعد انہیں اسی موقع پر خلعت فاخرہ ایک لاکھ نقدی اور ایک ہاتھی عنایت کیے گئے۔ مولانا عبداللہ کا انتقال سیالکوٹ میں ۱۰۹۴ھ میں ہوا۔ نماز ادا کرنے کے بعد جب شاہی سواری جامع مسجد لاہور سے واپس ہو رہی تھی تو بادشاہ تخت رواں سے اتر کر کشتی میں سوار ہو رہا تھا تو کسی بد بخت انسان نے دو اینٹیں پھینکیں ان میں سے ایک تخت رواں پر گری پیادہ جلو نے اس بدنصیب کو پکڑ کر گرفتار کر کے کوتوال کے حوالے کر دیا۔

تفصیل تعمیر مسجد

عمارت کا مصالح:

عام لوگوں کے نزدیک مسجد بادشاہی ظاہرہ پر محض سرخ پتھر کی تعمیر شمار ہوتی ہے کیونکہ ہر طرف یہی نظر آتا ہے او. یہ دیکھنے والا بھی اسے حقیقت سمجھتا ہے۔ یہ سرخ پتھر جسے تاریخ میں سنگ خارہ بھی لکھا ہے، آگرہ کے قرب و جوار میں فتح پور سیکری و بیانہ کے علاقہ سے لایا گیا تھا۔ مگر فن تعمیر کے اعتبار سے ان سرخ سلوں کے نیچے تمام عمارت مسجد چونہ اور اینٹوں سے فن تعمیر کے صحیح اصولوں پر تیار ہوئی ہے اور اس میں تنوع یعنی یکرنگی دور کرنے کے لیے اکثر جگہ سرخ پتھر کی سطح پر منبت کاری اور سفید سنگ مرمر سے پرچیں کاری بھی کی گئی ہے۔ یہ سفید سنگ مرمر بادشاہی مسجد کی تمام عمارت پر لگایا گیا ہے، مقام مکرانہ ریاست جودھپور سے لایا گیا تھا۔ اس طرح اس عمارت مسجد کو زیادہ حسین بنا دیا گیا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس مسجد کے گنبد سفید سنگ کی بھاری سلوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سے تعمیر کیے گئے ہیں۔ ویسے مسجد میں دیگر انواع کے نقش ونگار بھی ہیں ہم ان کو الگ اسی عنوان ''بادشاہی مسجد کا حسن'' کے تحت بیان کریں گے۔ اگر چہ موجودہ مرمت سے کسی قدر پرانی روایات مصالح میں فرق بھی آ گیا ہے۔

مسجد کا فرش اور پانی کا انتظام:

ہم اس صدر دروازہ مسجد سے گزر کر اندر وسیع صحن میں داخل ہوتے ہیں جس کا فرش دروازوں کے چبوترہ سے تقریباً ساڑھے سات انچ بلند ہے جو آج قریب قریب تمام مربع سنگ سرخ کی سلوں سے آراستہ ہے جو موجودہ انتظام مرمت مسجد نے لگایا ہے، ورنہ اس سے قبل یہ تمام فرش بصورت مصلے نماز نوں میں آراستہ تھا تا کہ بوقت جماعت خود ہر نمازی صفوں میں کھڑا ہو جائے اور ان قدیم صفوں کے مصلوں کے حاشیے سیاہ سنگ موسیٰ سے آراستہ تھے اور یہ تمام ماحول صحن مسجد میں بچھا ہوا تھا۔ اس تمام فرش میں قریب چھ انچ معمولی سی شمال کی طرف ڈھلوان بھی دی گئی ہے تا کہ بارش یا حوض کا پانی با آسانی نیچے چلا جائے جو اس وسیع فرش پر نظر آتے ہیں اور ان کے نیچے یہ تمام پانی ایک جگہ اکٹھا ہو کر شمال کی طرف باہر دریا میں جا گرتا تھا اور آج بھی قائم ہے ۔ اگر چہ مسجد کے صحن کے درمیان وضو کے لیے ایک وسیع مربع حوض ہے جس کا ضلع پچاس فٹ ہے اور یہاں سے ذرا آگے مسجد کا فرش قریب ڈیڑھ فٹ اوپر دو زینوں سے بلند ہو جاتا ہے اور یہ حصہ آخر ہے ایوان مسجد تک پہنچ جاتا ہے جس پر ۱۲ اپریل ۱۹۳۸ء کو علامہ اقبال کی نماز جنازہ مولوی غلام مرشد خطیب مسجد بادشاہی کی اقتدا میں ادا کی گئی تھی۔ ایوان کے اندر محراب ہے اور اسی حصہ سے تمام مسجد کی شان وشوکت اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

اقتدا میں ادا کی گئی تھی۔ ایوان کے اندر محراب ہے اور اسی حصہ سے تمام مسجد کی شان و شوکت اور عظمت وابستہ ہے۔ ویسے باہر نیچے کے فرش سے یہ حصہ ایوان قریب پانچ فٹ بلند ہے۔ یہ حصہ ایک پختہ اور نگر کرسی تصور کرنی چاہیے جسے اس موجودہ مرمت مسجد میں از سر نو سنگ مرمر کے مصلوں کے فرش سے آراستہ کیا گیا ہے مگر اس کا ازارہ ابری دار پتھر کا ہے اور دیواروں پر پختہ پلستر کی تہ دی گئی ہے جس پر نقاشی ہے۔ اس ایوان میں محراب کے ہمراہ منبر کو از سر نو بجلی کے جدید انتظام کی وجہ سے مرتب کیا گیا ہے اور اسی حصہ کے اوپر تین خوبصورت بلند دہرے گنبد کھڑے ہیں اور درمیانی دہرا گنبد دوسروں سے بہت زیادہ بڑا ہے۔ عام طور پر مسجد میں آنے والا ہر آدمی اپنے دل میں سوچتا ہے کہ اتنی بڑی مسجد کے لئے پانی فراہم کرنے کا کیا انتظام ہے اور حوض کیسے بھرتا ہے اگرچہ ہم نے ہمیشہ میونسپل کارپوریشن کے نلکے کو ہی حوض پر دیکھا ہے مگر تحقیق سے معلوم ہوگا کہ مسجد کے جنوب مشرقی کونے میں باہر ایک قدیم زمانے کا بہت بڑا کنواں ہے جسے اگرچہ آج ٹیوب ویل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ غرضیکہ اس کے ذریعے مسجد کا حوض بھر دیا جاتا اور دیگر ضروریات پانی کو اسی کے ذریعے پورا کیا جاتا تھا اور چرسہ اس کنویں کے ساتھ قائم تھا۔ اگرچہ یہ قدیم انتظام آج موجود نہیں ہے غرضکہ تمام پانی اکٹھا ہو کر نیچے فرش کے خود بخود شمال کی طرف چلا جاتا تھا اور آج بھی یہی انتظام ہے۔

بادشاہی مسجد کے دالان:

مسجد کا وسیع صحن چاروں طرف باستثنا قبلہ دیوار کے سربسر یکساں طرز کے دالانوں سے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آراستہ ہے جو سطح سے تقریباً اکیس فٹ بلند ہیں اور ان کی بیٹھک تین فٹ بلند سر بسر ہے۔ ان پر اسی طرح اوپر چاروں طرف کنگرے دار منڈیر ہے اور اندر تیرہ فٹ چوڑے ہیں بدقسمتی سے جب مسجد کو انگریزوں نے مسلمانوں کے حوالے ۱۸۵۶ء میں کیا تھا تو مشرق کی طرف کے دالانوں کو گرا دیا تھا تاکہ مسجد کے اندر کے حالات کا بخوبی قلعہ کی دیواروں سے دیکھا جا سکے جو انگریزوں نے اس وقت بطور مصلحت کیا تھا۔ اس حصہ مشرق کے دالانوں کو پھر اب پاکستان کے معائنہ عمارت سے واضح ہو جاتا ہے کہ شاہجہانی اینٹوں سے اس مسجد کی معماری کی گئی ہے یعنی یہ اینٹیں پیمائش کے اعتبار سے کسی قدر شکل میں مربع نما تقریباً دس انچ ضلع کی ہوتی تھیں، ان کو نہایت عمدگی سے زیادہ مقدار چونہ سے جوڑا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک یہ عمارت بدستور استعمال ہوا ہے جسے شہزادہ داراشکوہ نے حضرت میاں میر صاحبؒ کے روضہ کی تعمیر کے لئے یہاں جمع کیا ہوا تھا جو شہزادہ مذکور کے پیرومرشد تھے میں اسے صحیح نہیں سمجھتا کیونکہ حضرت میاں میر صاحبؒ کا انتقال لاہور میں ۱۰۴۵ھ میں ہوا جو شاہجہان کے عین شباب کا زمانہ تھا، اور مسجد کی تعمیر ۱۰۸۴ھ میں ہوئی۔ داراشکوہ کا خاتمہ ۱۰۶۹ھ میں ہوا یعنی تعمیر مسجد سے ۳۹ سال تک روضہ تعمیر ہی نہیں ہوا تھا۔ یہ محض ایک قیاس ہے، اس مصالح کو روضہ حضرت میاں میر صاحبؒ سے کوئی تعلق نہیں ہے جو اپنے وقت پر بعہد شاہجہان تعمیر ہو گیا تھا۔ بلکہ اس روضہ کے قریب، باہر روضہ نادرہ بیگم زوجہ داراشکوہ آج بھی کھنڈرات میں موجود ہے، جو قریب بزمانہ شہنشاہیت اورنگ زیب خواجہ مقبول کی زیرنگرانی تعمیر ہوا تھا اور یہی شخص مرحومہ کی لاش کو سندھ سے یہاں لایا تھا اور اس سے قبل اسی شخص نے لاہور میں ایک مسجد بھی ۱۰۶۰ھ میں تعمیر کی تھی جسے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

لوگ غلطی سے دائی انگہ کی مسجد بیان کرتے ہیں حالانکہ اس کا اپنا نام بھی اس مسجد پر لکھا ہے۔ نادرہ بیگم کا روضہ واقعی ایک شاندار عمارت پانی کے تالاب میں واقع تھی۔

مسجد کا صدر دروازہ:

یہاں شائع شدہ پلین مسجد اور جائے وقوع کا نقشہ کرتے ہیں کہ یہاں جائے وقوع کے نشیب و فراز کو مدنظر رکھ کر مسجد کا صدر دروازہ محض ایک ہی مشرق کے رخ رکھا گیا ہے۔ اگر چہ مسجد کے جنوب میں بھی ایک معمولی سا ضمنی چھوٹا سا دروازہ ابتدا سے تھا جس کے بعد اس کے ہمراہ ویسے ہی اور دروازے بھی بعد میں قائم کر دیے گئے ہیں۔ یہ صدر دروازہ سطح زمین سے خاصا بلند ہے جس کی وجہ سے اس مسجد کی ظاہری عظمت میں اضافہ بھی ہو گیا ہے۔ قریب اکیس سیڑھیاں چڑھ کر چبوترہ تک پہنچتے ہیں یعنی اس طرح یہ صدر دروازوں کی روایت پر ہے۔ تعمیری طور پر یہ صدر دروازہ اپنے ماتھے پر اور عقب میں دو نصف گنبدوں' اور ساتھ ہی درمیان میں پورے گنبد پر مشتمل ہے یعنی یہ بذات خود ایک مکمل شاہانہ عمارت ہے۔ یہ مربع مکعب دو منزلہ عمارت بحیثیت رہائش گاہ برائے خطیب یا امام اور ساتھ ہی مکتب اور کتابخانہ کے مطالب کو پورا کرتی ہے۔ اس کا ماتھا اور عقب قریب قریب ایک جیسے ہیں سوائے اس کے کہ باہر مشرق کی طرف کمان کے اوپر مسجد کا تاریخی کتبہ آویزاں ہے اس کے کناروں پر برجیاں اور دیگر کنگرے ہیں پتھر پر منبت کاری اور اندر گنبد پر عام آبی رنگوں میں نقاشی بھی کی گئی ہے ۔ یہ گنبد نصف کر دی ہے۔ بڑی کمان کے کونوں پر سنگ مرمر میں شمسے آویزاں ہیں اور کھڑکیاں بھی ہیں جن سے اندر روشنی اور ہوا باقاعدہ پھرتی ہے۔ اس کے اندر بطور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

مکتب برآمدے بھی ہیں۔فن تعمیر شاہانہ میں صدر دروازہ سے عیاں ہے جو مقام کی کیفیت کے اعتبار سے عمارت کے جنوب کی طرف ہے اور دہلی میں جمعہ مسجد کے تین دروازے ہیں جو سہولت وعمدگی سے بنائے گئے ہیں۔تاہم یہ ہمارے سامنے واضح حقیقت ہے کہ یہاں بادشاہی مسجد میں یہ صدر دروازہ اس کے مشرق کی طرف نہایت موزوں عمارت کے ظہور میں آنے کے بعد از سر نو بنا دیا گیا اور ان کے ہر دو طرف یعنی دائیں اور بائیں وضو کا انتظام کر دیا گیا ہے جو مسجد کی اصل تعمیر میں نہ تھا اور بانی مسجد کے سامنے ان کا تصور بھی تھا۔ان دالانوں کا اوپر کا منڈیر ایک یکساں چاروں طرف کنگروں کی صورت میں جن کی شکل باصطلاح معماری مداخل کہلاتی ہے۔

بادشاہی مسجد آگرہ اور دہلی جیسی:

یہ تمام عمارت مسجد معماری کے کماندار اصولوں پر مبنی ہے اور ان کمانوں کی پرکار بالکل یکساں ہر طرف نظر آئے گی۔مگر یہ کمانیں تمام مرغولہ دار ہیں جن کو کمان شاہجہانی بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ طرز تعمیر زیادہ تر شاہجہان کے عہد میں اختیار کی گئی تھی جس کا صحیح مظہر ہمیں آگرہ اور دہلی کی عمارات شاہجہان سے ملتا ہے۔اس کو ہم فرض کر لیں کہ عربوں کی اختراع ہے جو صدیوں تک اہل یورپ کے علم میں نہیں تھی جن کو اول مسلمانوں نے وسط ایشیا اور ایران کی عمارات میں اختیار کیا جہاں سے مسلمان اس طرز کو ہندوستان لے گئے۔اور اس وقت یہ طرز عام رواج پا گئی اور سترہ صدی سے مغل فن کار اسے مرغولہ صورت میں بروئے کار لائے اور عہد شاہجہانی کا طرہ امتیاز بن کر اپنے معیار پر پہنچ گئی۔مگر یہ معلوم ہوگا کہ نوکدار کمانوں کا استعمال اسلامی عمارات

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میں ایک تقدس سمجھا گیا اور اسی پر ان کو اصرار ہے کہ یہ اسلامی ممالک میں خصوصیت بن گئی۔ بادشاہی مسجد لاہور میں یہ یکساں طرز کمان صدر دروزاہ سے لے کر اخیر محراب تک بالکل یکساں نظر آتی ہے۔

مسجد کے عقبی قبلہ دیوار طرف کعبہ ایک خصوصیت رکھتی ہے کیونکہ اسی میں محراب ہے جو مسجد کی روح ہے۔ یہاں ایک لفظی خصوصیت کی وضاحت ضروری محسوس ہوتی ہے۔ اس حصہ مسجد کو عربی کتابوں میں ''الایوان'' لکھا ہے اور اکثر استعمال کی وجہ سے اکثر اوقات اسے بعض یورپی مصنفین نے ''لیوان'' بھی لکھا ہے جو غلط ہے۔ اسی میں مسجد کی محراب ہے اور کماندار ماحول نظر آئے گا۔

ایوان کا چہرہ:

اس مسجد کی عظمت دیکھنے والے کو صحن میں اندر داخل ہو کر مسجد کے ایوان کی مرکزی پیشانی زیادہ متحیر کرتی ہے۔ بعض لکھنے والوں نے اسے ''درگاہ'' بھی لکھا ہے اس کی مرکزی اونچائی اسی فٹ اور چوڑائی پچپن فٹ ہے اس میں مسجد کے ایوان کی بلند درمیانی کمان جس کے ہر دو جانب خوبصورت چاروں کونوں پر برجیاں ہیں اور درمیانی کمان کے کونوں پر پرچین کاری میں سفید مرمریں گل بوٹے ناظر کو متوجہ کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اس کمان کے نیچے اندر کے رخ ابھرے ہوئے نقوش میں بیل سر بسر مرمریں گل بوٹوں میں چلی گئی ہے اور یہ کمان نہایت عمدگی سے نصف گنبدی طرز پر قائم کی گئی ہے۔ پھر اس کے آگے اندر داخل ہونے والی کمان کی چوکھٹ کے ماتھے پر کلمہ طیبہ سفید پتھر پر کھود کر سیاہ پتھر میں بھر دیا گیا ہے۔ یہ تمام نقش و نگار کسی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

ایوان مسجد:

اگر موقع ملے تو یہ بھی مشاہدہ کرنا چاہیے تا کہ تعمیر کرنے والے ماہرین کی اور فن تعمیر کی گہرائیوں کا صحیح لطف اٹھایا جا سکے، کیونکہ مسجد کا تمام حسن اور کشش اسی ایوان پر موقوف ہے اور سب سے بڑھ کر اسی حصہ مسجد پر شریعت اسلام کا بھی اطلاق ہے اس ایوان میں دو حصے ہیں یعنی دہرا ایوان ہے اور بیچ میں دیوار ہے اور اس حصے کے سامنے والے حصے کو دائیں اور بائیں درمیانی درگاہ کو چھوڑ کر پانچ پانچ طاقتوں میں تقسیم کیا ہے۔ پھر اسی ترتیب سے پچھلے یعنی بڑے حصے کو تقسیم کیا ہے اور اس پر تین بلب نما گنبد کھڑے ہیں جبکہ درمیانی گنبد زیادہ بڑا اور بلند بھی ہے جو درمیانی مربع حصہ سے واضح ہے اور یہ گنبد قطری کمانوں پر قائم ہیں اور ان گنبدوں کے درمیانی قلبوتی نظام کو معمار لوگ چشمہ کہتے ہیں غرضیکہ یہ تمام نظام ایک منظومیت پیش کرتا ہے۔ اسی حصہ میں محراب و منبر ہیں جن کو ہم الگ بیان کرتے ہیں اور اس ایوان کے شمالی و جنوبی اطراف میں الگ راستے ہیں۔ ان سیڑھیوں کے ذریعہ ادھر سے ایوان میں داخل ہوتے ہیں۔ رمضان کے آخری عشرے میں ان محرابوں میں اعتکاف کیا جاتا ہے۔ اور باقاعدہ طور پر رمضان کے آخری عشرے میں یہاں پر تبلیغی جماعت آتی ہے جو ان اعتکاف والوں میں محنت کرتی ہے۔ رمضان میں آخری عشرے میں یہاں پر ہر سال شبینہ ہوتا ہے جس میں روزانہ دس سپارے قرآن پاک کے تلاوت کئے جاتے ہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection of Advocate Showkat

بادشاہی مسجد کے محراب و منبر:

یہ شعر عام طور پر مشہور ہے

چراغ و مسجد و محراب و منبر

ابوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ وحیدرؓ

اس شعر میں بہت کچھ مضمر ہے۔ بہر حال مسجد کے لئے محراب و منبر کا ہونا لازمی ہے کسی موقع پر یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ یہ مسجد کی روح ہیں۔ خاص کر اس مسجد کا درمیانی مربع حصہ جہاں منبر و محراب میں بہت ہی خوبصورت تمام سنگ مرمر کا ہے اور تمام ازارہ ابری پتھر کا ہے پھر اس حصہ کے تمام حواشی کو نقش و نگار سے بھی آراستہ کیا ہے۔ مگر موجودہ منبر دراصل حال ہی کی تعمیر ہے کیونکہ اس کے نیچے بجلی کا بڑا سوئچ بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ ویسے تاریخ میں اکثر مساجد کے منبر لکڑی کے بھی بنائے گئے ہیں۔ ان میں مسجد قیروان کا منبر بہت مشہور ہے اور مصر کے عجائب خانہ اور لندن و استنبول کے عجائب خانوں میں بھی لکڑی کے منبر محفوظ ہیں۔

بادشاہی مسجد کے عظیم گنبد:

مسجد بادشاہی کو دور سے متوجہ کرنے والے اس کے ایوان کے اوپر سفید سنگ مرمر کے تین بلند گنبد ہیں اور درمیانی گنبد زیادہ بلند اور زیادہ بڑا بھی ہے۔ آج تک مہندس اس درمیانی گنبد کو پرکار کے احاطے میں لانے سے قاصر ہیں اور یہ ہر سہ گنبد اندر سے سے دوہرے ہیں اور ان کے بلند گردنے ۲۱ فٹ اور ۳۲ فٹ بلند اندرونی طور پر قطری

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کمانوں کے نظام پر قائم ہیں۔ ان گنبدوں کے درمیان باقاعدہ محرابی و کمانی نظام پر چشمے قائم ہیں اور ان کا تعلق دوسری باہر کی کمانوں سے بھی ہے جس وجہ سے یہ تمام ایوان ایک نہایت مربوط اور منظم عمارت ہے۔ گنبدوں پر سنہری کلس دور سے چمک مارتے ہیں اور ان کو الٹے ہوئے کنول کے پھول پر اس طرح قائم کیا ہے کہ واقعی غور سے دیکھنے سے وہی کھلا ہوا معلوم ہوتا ہے ان دوہرے گنبدوں کے اندر خلا ۳۰ فٹ 1/2 32 فٹ 1/2 39 1/2 43 فٹ الگ الگ ہے جن سے یہ گنبد کافی بلند ہو گئے ہیں اور ان سے مسجد کے ایوان کے محراب سے پیدا ہونے والی آواز کو بھی احاطہ کیا گیا ہے۔ غرضیکہ سائنس کے اصولوں پر قائم ہیں اور شکل میں بلب نما امروی شکل کے ہیں۔

اقوال زریں (انتساب)

ماں

مجھے ماں اور پھول میں کوئی فرق نظر نہیں آتا اگر دُنیا آنکھ ہے تو ماں اس کی بینائی ہے دنیا پھول ہے تو ماں اس کی خوشبو ہے۔ سخت سے سخت دل کو بھی ماں کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جاسکتا ہے بغیر لالچ کے اگر پیار ملتا ہے تو صرف ماں سے۔ سب سے شیریں پیار ماں کا ہے۔ ماں کے بغیر گھر قبرستان کی مانند ہے۔

☆..... ماں کی آغوش انسان کی پہلی درس گاہ ہے۔

☆..... ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے۔

☆..... ماں انسان کو سب سے زیادہ پیار کرنے والی ہستی ہے۔

☆..... ماں سے بڑھ کر کوئی بڑا اُستاد نہیں۔

☆..... ماں ایک سایہ ہے جس کے پاس ستانے سے دُنیا بھر کی تھکن دُور ہو جاتی ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

☆..... ماں کے منہ سے نکلی ہوئی دعا خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

☆..... ماں کی محبت پھول سے زیادہ تر و تازہ اور لطیف ہے۔

☆..... ماں وہ ہستی ہے جس کی تعریف کے لیے دنیا میں الفاظ نہیں۔

☆..... ماں وہ ہستی ہے جس کے قدموں تلے جنت ہے۔

☆..... ماں کی قدر وہ جانتا ہے جو اس سے محروم ہو۔

☆..... ماں گلشن کا ایک پھول ہے جس کی مہک کبھی ختم نہیں ہوتی۔

☆..... ماں کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔

☆..... ماں آسمان کا بہترین اور آخری تحفہ ہے۔

☆..... ماں میں اصل خوبصورتی اس کی پاکیزہ محبت ہے۔

☆..... ماں ایک ایسا چمن ہے جس میں مسلسل بہار رہتی ہے۔

☆..... ماں ہر غم اور تکلیف کا مرہم ہے۔

☆..... ماں کو گالی دینا سب سے بڑا گناہ ہے۔

☆..... میں نے سب سے پہلے ماں کی آنکھوں میں محبت کا رنگ دیکھا۔

☆..... ماں کو دُکھ نہ دو کیونکہ اس کی دُعا اور بددعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

☆..... ماں کی محبت کے بغیر دینا کی ہر چیز بے رونق ہو جاتی ہے۔

☆..... ماں کے بغیر گھر خالی لگتا ہے۔

☆..... ماں محبت کا سمندر اور باپ محبت کی جھیل ہے۔

☆..... ماں کی اصل خوبصورتی اس کی محبت ہے اور میری ماں دنیا کی خوبصورت ترین ماں ہے۔

☆..... ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے۔

☆..... ماں کو مصیبت کے وقت جب بھی یاد کرتا ہوں تو مجھے سکون ملتا ہے۔

☆..... ماں سے بڑھ کر کوئی اُستاد نہیں۔

☆..... ماں کی دُعا میری کامیابی کا راز ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

☆..... ماں میری دنیا کی عظیم ترین ہستی ہے۔

☆..... ماں کی محبت پھل سے زیادہ تر و تازہ اور لطیف ہے۔

جن کے سر پہ ممتا کی دعائیں ہیں
قسمت والے ہیں جن کی مائیں ہیں

جسم تو ہوتا ہے پر جان نہیں ہوتی
اُن سے پوچھو جن کی ماں نہیں ہوتی

ماں ایک ہستی ہے جو اولاد کے لاکھوں دکھ سینے میں چھپا لیتی ہے گلشن کا دلکش پھول ہے جس میں خوبصورتی ہوتی ہے، ممتا کی انمول داستان ہے جو ہر دل پر قربان ہے وہ ہستی ہے جس کی تعریف کے لیے الفاظ دنیا میں نہیں ملتے، ایک ہستی ہے کہ اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی رشتہ عزیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیمتی اور انمول تحفہ ہے جو ہر وقت اپنی اولاد کے لیے خوشحالی کی دُعائیں مانگتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔

☆ دنیا کی تمام خوشیاں ماں کہتے ہی مل جاتی ہیں۔

☆ بچے کے لیے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے بیشک بچے کی عمر کتنی ہی ہوں۔

☆ سخت سے سخت دل بھی ماں کے آنسو بھری آنکھوں سے موم ہو جاتا ہے۔

☆ انسان کے لبوں سے ادا ہونے والے تمام الفاظ میں سب سے زیادہ خوبصورت لفظ ماں ہے۔

☆ اور حسین ترین تخاطب میری ماں ہے۔

☆ غریب وہ ہے جس کے پیچھے ماں کی دعائیں نہیں۔

☆ ماں کی خدمت اپنے اوپر لازم کرلیں کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

☆ میری محفوظ ترین پناگاہ میری ماں کی آغوش ہے۔

☆ دنیا میں ماں سے زیادہ ہمدرد ہستی کوئی ہے ہی نہیں۔

☆ جس کی ماں مر جائے وہ اس کائنات کا مفلس ترین آدمی ہے۔

☆ اس بات سے ہر وقت بچنے کی کوشش کرو کہ ماں نفرت کرے یا بد دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔

☆ اگر کوئی اس حقیقت کو جان لے کہ ماں اس دنیا میں سب سے زیادہ مہربان ہستی ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

دینی اور دنیاوی پریشانیوں کا شرعی علاج

مرشد: حضرت مولانا استاذ القراء جناب محترم قاری طاہر صاحب

پیر حاجی قیصر حسین

0300-4496357

نوٹ: یہاں پر عملیات تعویزات اور دم کے ذریعے روحانی علاج کیا جاتا ہے۔

محبت میں ناکامی، شادی میں رکاوٹ، بانجھ پن یعنی اولاد نہ ہونا

یا ہو کر مر جانا کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ بیٹے کے خواہش مند

حضرات ہم سے رابطہ کریں۔

کالے جادو کا توڑ، کاروباری بندش، جائیداد کا مسئلہ۔ میاں بیوی کی محبت

بیرون ملک جانے میں رکاوٹ، ہر پریشانی اور بیماری کا روحانی علاج کیا

جاتا ہے۔ مثلاً یرقان، ٹی بی، دل کا عارضہ، بواسیر، نامردی کا علاج، درد گردہ،

پتھری مثانہ، ہائی بلڈ پریشر، لو بلڈ پریشر، جوڑوں کا درد، پاگل پن کا علاج،

کثرت قبض، آنکھوں کا درد، ہیضہ وغیرہ،

نوٹ: یہاں پر غریبوں یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، کی ہر ممکن مالی امداد کی جاتی ہے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تبرکات مقدسہ بادشاہی مسجد لاہور

Collection Of Advocate Showkat

غلاف روضہ مبارک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

Cloth Cover Of The Shrine Of Hazrat Imam Hussain (R.A)

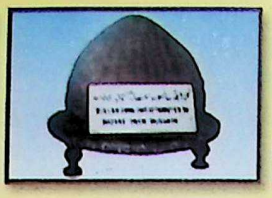

کلاہ مبارک منسوب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

Kullah (Long Cap) Attributed to Hazrat Imam Hussain (R.A)

دستار مبارک برنگ صندل منسوب بہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

Sandal Coloured Folded Turban Attributed to Hazrat Imam Hassan (R.A)

علم مبارک منسوب بہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

Banner Attributed to Hazrat Imam Hussain (R.A)

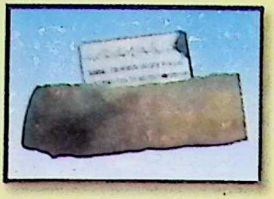

دستار مبارک برنگ صندل منسوب بحضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

Sandal Coloured Folded Turban Attributed to Hazrat Imam Hussain (R.A)

دندان مبارک منسوب بحضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ

Two Teeth Attributed to Hazrat Uwais Qarni (R.A)

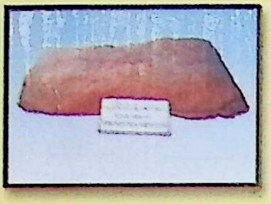

جائے نماز مبارک منسوب بحضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ

Prayer Carpet of Hazrat Sheikh Abdul Qadar Gillani (R.A)

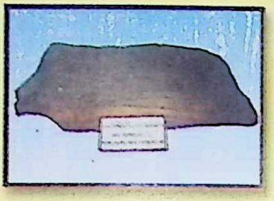

رضائی مبارک منسوب بحضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ

Quilt Attributed To Hazrat Sheikh Abdul Qadar Gillani (R.A)

خاک پاک کربلائے معلی

Some Red Earth From Karbla

غلاف برنگ سیاہ کعبہ شریف

Black Cloth Cover of Ka'Ba Sharif

غلاف روضہ مبارک حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ

Cloth cover of the Tomb of Hazrat Sheikh Abdul Qadar Gillani (R.A)

رکن یمنی

Rukn Yamni

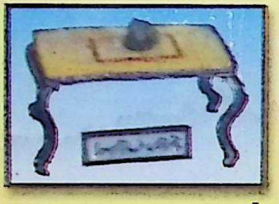

پتھر از غار حرا

Stone from Cave Hiraa

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

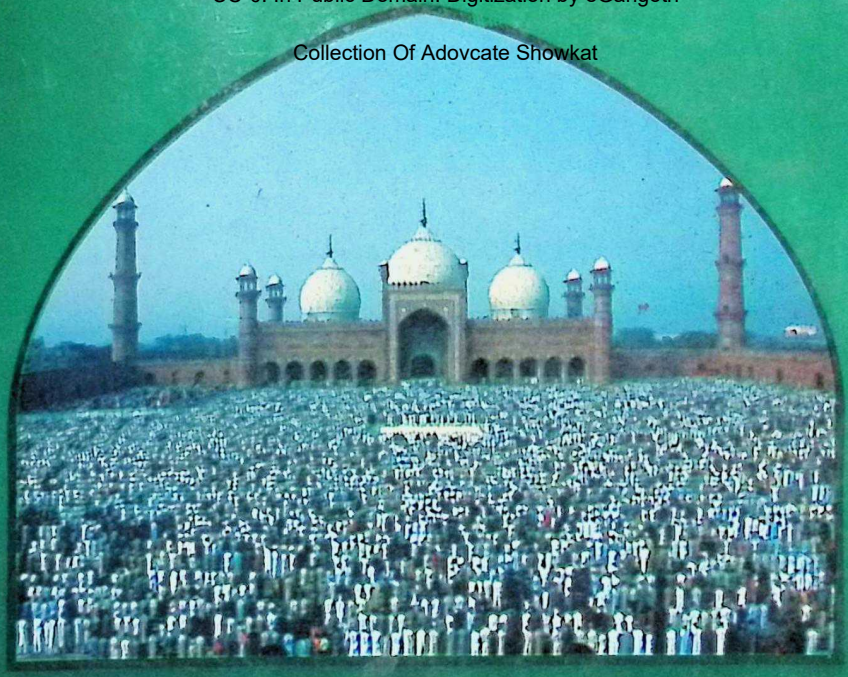

پیر حاجی قیصر حسین

سونی ہسٹری پبلشرز قیمت 100 روپے

فورٹ روڈ A-2202 واکنگ سٹریٹ لاہور موبائل: 0300-4496357

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar